



بسم اللہ الرحمن الرحیم

<p>۴۰ پہلا تو ہیں مقام پر شانیں کس طرح اترتے ہیں کو فلک پر تیرتے جب کو تیرتے تھے ملک کی صفیوں کیا تو تھا جس کا خار کو تیرا بسنت</p>	<p>۳۹ اندر سے دقاز سے غور چشم دنیا میں خلق ہو چکا با عجب قلم روح ناز سے کعبہ ہو اجنبی بنام قانون ہو کا بنی کتب پر گوی تمام</p>	<p>۳۸ عالمین مرفعی کی ولادت شکی ہو تو کب سے کہ از قادیون کا کب ہو تو غیبت کا شام کو تیرا ہو تو سن بدب سے اولیاء علوم ہو تو</p>
<p>حق ہے کہ قبلہ درو جہان وہ ولی ہوا اعلیٰ جو تھا تو اسم مبارک علی ہوا</p>	<p>برپا نشان کفر جو تھا دور ہو گیا کعبہ خدا کے نور سے معمور ہو گیا</p>	<p>ارکان کعبہ راست میں تقسیم کیے خراب خم ہے شاہ کی تسلیم کیے</p>
<p>۳۷ زدن کی بیک پہ پونی اونی عیان اڈو تیر گئی دو خیر ضیاء و شاکان گلاب کے تیرے کئے لگا کر جہان کچھ تیرا حاد تم ہو لایا ہی سماں</p>	<p>۳۶ ایا خدا کے کھڑے جو وہ تیرے نور خاستہ تیریت کا ملک میں تیرے نور سرسنگ نیکیا جا ہی تیرے جا کھر خوشیڈا سماں کی خد تیرے نور</p>	<p>۳۵ پہلا تو تیرے قرب حق اور عجیب تیری عسے کی والدہ کو کہ مطلق رضائی بنت اس کے تیرے ہوا زمان اوری</p>
<p>آئی ندایہ حسن علی کا ظہور ہے آدم سے پہلے خلق ہوا جو وہ نور ہے</p>	<p>ضو اسقدر تھی حسن علی کے ظہور کی روشن تھا طور کعبہ تجلی سے نور کی</p>	<p>کب رتبہ تجاہد اور پیمبر کے واسطے دیوار کعبہ شق ہوئی حیدر کے واسطے</p>

۱۲
عالمین مرفعی کی ولادت شکی ہو تو
کب سے کہ از قادیون کا کب ہو تو
غیبت کا شام کو تیرا ہو تو
سن بدب سے اولیاء علوم ہو تو

<p>۱۱۱۱ چھپا ہوا اسکو تو ہی حفاظت کیوں ہے پھرا کیا ہوا کہ کوہِ پربت کیوں ہے کافی ہوا سکا دروہیت کیوں ہے ہر وہی کیل نبی کیوں ہے</p>	<p>۱۱۱۱ ازل روز کے جلو میں کون پان جن فرد کی خوشی کو خلاق و جہان افلاک کو ملک چلائے تھے شاوان غزون سے جوین تھے کون کون ہوا</p>	<p>۱۱۱۱ پیرا پیرا ہے آج دور عالم کا شیوا نیا ہر جسکے جسم میں نہ شرفیت آقا دستِ خدا میرے بے شاہِ ارقا بی بی قریح و قوتِ بازو سے مصطفیٰ</p>
<p>ہو دے یہ جسکے ساتھ خدا اسکا ساتھ ہو یہ شہر تیرا بازو ہے اور میرا ہاتھ تیرا</p>	<p>حبِ علی کا چہ شہرہ کو شہر کو جو پیش تھا فرمان حق سے شعلہ روغ نہ خوش تھا</p>	<p>جانِ بعین ہر زہر و دوسرے عین و حید ہے گنجینہ علوم خدا کی کلید ہے</p>
<p>۱۱۱۱ قوتِ سخاوتی پیرا کت کیوں ہے دیگا پیرا کت کفار کیوں ہے ابدت پرست ہونے کے لئے ارادوں کیوں ہے ہوجاے کتے جہان زہر پرست کیوں ہے</p>	<p>۱۱۱۱ معروف تمام تھیں ارادوں انبیا کیوں سے کہہ کر تھے ملک کے جھنڈا گلہ شہنشاہان نے حافظہ خلیل تھا عیب کے باوجودین طبع ہر تھرا</p>	<p>۱۱۱۱ چھوٹا فالک پور میں ایک رضا آسمن سے ماہ و دوسرے قرون کیوں ہے فوش ہونے کے تیل لگائیں نے کہا پیرا پیرا ناراب محبوب کیوں ہے</p>
<p>تیرا کوئی نظیر نہ اسکا نظیر ہے تو پادشاہ خلق ہوا دیر و دیر ہے</p>	<p>موسے عصایہ صفت و در باش تھا زرم سے صحن خانہ میں خضر آب پاش تھا</p>	<p>تقدیر اوسکو ہر صہ عالم میں لائی ہے طوفان سے جھینے لگ گئی کشتی چابی ہے</p>
<p>۱۱۱۱ پیرا ریت ہے زمین کو خرم کیوں ہے پیرا پیرا ہے جہان میں کیوں ہے تیرا جہان ہر تیرا ریت زمین پیرا پیرا ہے جہان میں کیوں ہے</p>	<p>۱۱۱۱ روح القدس کے پھول چاند زینا تیرا جہاں ہے وہ جاو کا سہری گھر میں ہمارا کج تو لہو ہوا علی ہمیں خوشی ہو چھیجا کہ ہر وہی</p>	<p>۱۱۱۱ بسے علی جو کیکے کی خلد میں ہم چھوٹے گانے تھے ہر گل صفت انہیم کونٹر کے لب سے آئی صدا شکر کیوں ہے پیرا پیرا جہان میں کون سے ہر وہی</p>
<p>جو رو دست اسکا ہے وہ ہمارا حضور ہے دشمن ہوا اسکا ہے میری رحمت اور ہے</p>	<p>سرخنی جو تھا اوس سے ہننے جلی کیا بھائی بختے دیا تیرا بازو تو ہی کیا</p>	<p>پوری ترسے کرم سے ہونی آرزو میری آگے سے اب دو چند ہونی آرزو میری</p>

<p>۱۶۱ روح الامین سے چلے چوران شاہ کا نام آئے تو شیخ کو پیش رسول و الاحرام دی تہنیت بقی کی طرف سے اپنی سلام پہا پور علی ولی شاہ خاص و خاص</p>	<p>۱۶۲ گوش میں بنی نے اٹھا پانچویں تکمیل میں نے کھول کر کھیلانے بی پھر دعوت خلیفہ فصاحت بیان کی اور ہی رسول حق کی رسالت کی شہادی</p>	<p>۱۶۳ چھاپنے سے عاشق مجھ کو وہ نام جو ہے میں تھا نہ غیر عبادت پھر کام یہ کہی جی زبان یہ جاری تھی صبح و شام سوئے میں جی نکلتا تھا نہ خود کا نام</p>
<p>سنگر خوشی ہوئی یہ منہ سرفراز کو بس رکھد یا زمین پہ چین نیاز کو</p>	<p>نور خدا سے کہے میں رونق و چاندنی بانگ اذان و صوت اقامت بلندنی</p>	<p>گر خوش ہوے تو ذکر رسالت پناہ سے رونما کہی جو آیا تو خوفِ اہل سے</p>
<p>۱۶۴ مجھ سے بھلا کو کہا تھا کہ کون کی جگہ نشانی کی کہ تو نہ تسلیم بیارو یہ ذوق تھا میں کس چشم جہانی مجھے نہیں باوری اور کس چشم</p>	<p>۱۶۵ سب کچھ رسول خدا سے سب کا نام بس چھوڑا جالت طفلی وہ نام آئے اسے پھر میں وہی کہ شام شکر بے بدین ہے شفقت سے صبح و شام</p>	<p>۱۶۶ انجا از دسترسین جو کار اعیان از در کبریا رسید میں در وقت ان جوان ہنما حق تھے نام صاحب بوجوان عیب تھے وہ دن کا نام میں بوجوان</p>
<p>میں کار سازیاں تری باہر بیان سے ان نعمتوں کا شکر کروں کس نے بان سے</p>	<p>الفت یہ تھی کہ دور نہ رکھا گاہ سے گوارا تھا قریب بہت خواہ گاہ سے</p>	<p>کس سے بیان ہوں علم امام جلیل کے استاد فضل حق سے ہو جبرئیل کے</p>
<p>۱۶۷ تم کے یہ کلام نہ شاہ انبیا انوش کھیلے دور سے خانہ خرا پہنچے شاہ شاد و زمان کی تہی کیا پھر خدا اور سجدہ معبود میں جھجکا</p>	<p>۱۶۸ جو ہے کس کی بس گھڑی شفقت خانہ کو حیدر کے گا پوری دوری ہلاوت سے نہ چوم کر زبان مبارک چوسنا تو جانی یہ اپنی راہ تو جان کوشلا تو سے</p>	<p>۱۶۹ مجھ کو کتب رکھ وہ علی کی جواب نہیں رسول شافع روز صاحب دست علی خلیفہ کے کہم کا صاحب سوا الہیت جو حبت کا باج</p>
<p>حسن بیان ہر ایک نبی سے زیادہ ہے کی اس طرح تلاوت قرآن کہ یاد ہے</p>	<p>فرماتے تھے یہ لشکر دین کا نشان ہے یہ جسم ہے مرا یہ مرے تن کی جان ہے</p>	<p>باہر ہے اس سے جو دم و سوا کشت میں اس درسے جو گیا وہی پہنچا ہشت میں</p>

۱۲۱
اور آستان شاہچند سجده کا خلق
حصن حصین من سبب نشت منیاہ
وہاں کا شمار کئے نوزنگا خلق
جہاں کی بارگاہ ہے بارگاہ خلق

۱۲۲
مطلع خزا مقام جناب امیر ہے
کری علی تخت باہم جناب امیر ہے
مسکو کون نام جناب امیر ہے
آیات حق کلام جناب امیر ہے

۱۲۳
الغریبان کو کہتے تھے محبوب اور گلزار
انجار جہان کے ظم ہوں سب ایک بار
اور ہوں در او بنکے روان کجا یکبار
کھینچ لیں سے تار ببار ازل اور گلزار

۱۲۴
وہاں کی زمین سے مرتبہ پست آسمان کا ہے
کتے ہیں جسکو عرش وہ فرشتوں میں کان کا ہے

۱۲۵
ایسا کسی کو خلق میں رتبہ ملا نہیں
ساری خدا کی شان ہے لیکن خدا نہیں

۱۲۶
دریا ہوں صرف اور ظم اختتام ہوں
لیکن نہ شیر حق کے فضائل تمام ہوں

۱۲۷
بین ملک ان کو ازل اور تو جناب
کون سے دبا زبانی کے قتل و آریاب
جس کو روکھئے وہ خود بین جناب
غیب علی کا روضہ زلفوں کا جو اب

۱۲۸
ظاہر علی کی ذات سے ہے قدرت خدا
باز سے بھٹنے ہے در حرمت خدا
بیسویں امیر اور عجب محبت خدا
شیر خلیا پر ظم ہوئی طاقت خدا

۱۲۹
حق افضل حق سے ظم عجز اور ہم
نور شیدائت باہر جو جس سے حکام
جو صبح سے زمین کی گزرتا تھا تا شام
سختی تھا اور اب شب کو جو تمام

۱۳۰
رحمت بھری ہو وہاں کی ہر اک سنگ و خشک
پونچے جو صحن میں ہو داخل بہشت میں

۱۳۱
قیمت نہ دے سکا کوئی جسکی حجاز میں
سائیل کو بخشدی وہ انگوٹھی نماز میں

۱۳۲
اعجاز عیسوی کئی باری دکھا دیئے
کھایہ اثر زبان میں کہ مری جلا دیئے

۱۳۳
شکل کف و ماہر کشادہ و روان
ہے رنگ طاق بیت مقدس کی طاق
گر کہینے کا صحن کے ہو جائے اتفاق
دل میں سے نور صفیر ان کا شوق

۱۳۴
ہے وہ کلیم عشق بن گیا لوگ سے
نور شیدائت پر دین ایمان کا نور ہے
ہرست ذات پاک کا اور کلوگ سے
جو ہے علی سے نور رحمت جو ہے

۱۳۵
بے کمال عالم میں صوفی اور متوی
واحد عالم اور جا خدا کے وہی
شیر خلیا پر سختی سب کے علی
کہ ہے ایک عالم اور وہ پہنچلی

۱۳۶
حق ہے کہ کیا جناب ہے اور کیا مقام ہے
ادنی گیا تو او سکا بھی اعلیٰ مقام ہے

۱۳۷
ہے راہ پر وہی جسے حیدر سے لہا ہے
حب علی نہ ہو نہ عبادت گناہ ہے

۱۳۸
توصیف او سکی داخل ام الکتاب ہے
احمد مدینہ علم کا ہیں اور یہ باب ہے

<p>۲۳۷ حق حافظ کا نام خاندان شاہ و ذوالفقار لکھا ہے بوسے نکتے سے دل میں صبح ہوا دیکر کا بین قدم پاک کو قرار قرآن شریف سے آواز تادمہ پیر کا کار</p>	<p>۲۳۸ بندہ ہزار سال عبادت اگر کری اندر بقدر کورہ اخلاقی حق میں دے جن بھی سیاہی پاوے ہزار ار سے ہون کو اور کبھی نہ پہنچے گی ہر ظلم و جور سے</p>	<p>۲۳۹ کسا بزم مصحف ناطق یہ کام تھا پور پچا اور ہر جو پاؤں تو قرآن تمام تھا</p>
<p>۲۴۰ ہوتا ہے اختیار سپر کو نہ بھائی کو اس وقت آپ آؤ تہیں مشکل کشائی کو</p>	<p>۲۴۱ حب علی کی سے جو نہیں جل کو جام میں جنت کی بورنہ ایسی اس کے مشام میں</p>	<p>۲۴۲ کچھ ذکر ایک روز ایم کیل تھا سلمان فارسی سے منگنے یہ کہا دشمن ہوتا اگر کوئی نوح بیل کا سچا کبھی نہ جنت میں کبھی نہ تارا</p>
<p>۲۴۳ ہوتی ہے باگنی کی جو باریز ماوراء اور شکل آتی ہے کمال الموت کی نظر اور کے سر ہلنے بیٹھے تہیں شاہ جہاں کہتے ہیں اپنے زانو پے شہادت سے ایسا</p>	<p>۲۴۴ پیشکے گزیدہ مرقہ درامد میں قرا ہوا سجا شہید جہان میں اگر دین چالیس سال رونق سے اور کئی تہیں انڈیا نشانہ کی ابی اور سے مطلقاً تہیں</p>	<p>۲۴۵ دشمن جو انکے ہیں انہیں دوزخ و کام ہے فرودس شیعیاں علی کا مقام ہے</p>
<p>۲۴۶ فرماتے ہیں کہ غم سے تھرا بفرانغ ہے گھبرانہ تیرے ساس نے جنت کا باغ ہے</p>	<p>۲۴۷ اس طرح او سکولتی ہو راحت مزار میں نیچے کو چون سلاتی ہے مادر کنار میں</p>	<p>۲۴۸ فرماتے ہیں رسول خدا شاہ کائنات ہے نوح کا سفید جہان میں علی کائنات اس شہتی تہیں ہے جو اور مولانا سے جو کائنات باہر جو ہے تباہی تہیں وہ زبون صفات</p>
<p>۲۴۹ ہوتی ہے سینے میں جو کائنات نفس کی حسرت بھی اور ایسے لہجے سے اور کبیر چاروں طرف وہ دیکھتا ہے ہر طرف فرماتا ہے وہ تہیں جنت خدا کا تہیں</p>	<p>۲۵۰ احق خدا کا شہر وہ عالم کلم ہے دین باور شاہ خلق بھی اور علی فزیر غمناز رسول حق کوئی اور سکا نہیں نظر اس نام پر تہیں مطلق جو جان و نور</p>	<p>۲۵۱ ہے منگردن کو خون بھینچیں کچھ الم نہیں حیدر میں ناخدا تو تباہی کا غم نہیں</p>
<p>گھبرانہ چلتے وقت کہ میں حق شناس تہیں گو دور میں عزیز تر سے میں تو پاس تہیں</p>	<p>آفت میں اور کوئی ابلا سکا نام لے ہے وہ علی کا نام جو گرتے کو تھام لے</p>	

<p>۵۴۳ یکے کے روایتیں کل اللہ سے کلام تو جن اور بے ہوشی میں کہیں کلام لیکن یہ متذکرہ اور اسکا ہونے کا نام اس وقت بھی زبان سے نکلتا ہے کہ اس کا نام</p>	<p>۵۴۶ کیا تم کو اسکو جیسا علی اور علیؑ حاجی خسرو زات جناب ابو ہے مستحق خلق عاشق رب قدیر ہے جو بادشاہ ہے اسی کا نام ہے</p>	<p>۵۴۷ شمس الفیضی نجیب الدین علیؑ بحر وجود میں توکان سخا میں ہے وہ فقر انبیاؑ کی شہادت لیا میں ہے وہ نہاد تاشرف اوصیاء میں ہے</p>
<p>یہ بے قرار ہے تو علی بے قرار ہے ایذا نہ اس پر ہو یہ مراد و ستار ہے</p>	<p>زور جہ بول پاک کو جو نانتا نہیں حق تو یہ ہے کہ حق کو وہ چھپاتا نہیں</p>	<p>دیکھے حدیث کو جسے کچھ استہزاء ہے اسپر حدیث لشک نشی گواہ ہے</p>
<p>۵۴۴ کہہ تو زمین جو زمین میں نہیں شہاد کوئی پاس نہ ہو مگر غمگسار وہ کیسی وہ تنہا و تاریکے مزار وہاں کس کا نام ہے پھر پھر کہو گار</p>	<p>۵۴۵ وہ درختا ہوا ہے خلق خالص عالم میں یوں بزرگ ہو شایہ نشین قرآن میں جو ہے سورہ اخلاق میں باقی شناس کہچھ زمین حق ہے اور جان</p>	<p>۵۴۸ اردن رسول حق کی کونجی میں ارشاد آپ کی ہے چہ چہ اور اسی زیادہ مصطفیٰ نے کہ میں اور اسی تھا ایک تو خلقت آدمی جی جی تھی</p>
<p>بہر سوال جبکہ نکیر میں آتے ہیں مولا جواب سب اس سے تالو جا ہیں</p>	<p>اس بات کو سمجھتا ہو جو وہ عقل ہے حیدر کی ذات وحدت حق کی دلیل ہے</p>	<p>مانند جسم و فرق کے باہم رہا ہو ممکن مجھ سے جدا نہ وہ ہے نہ اس سے جدا ہو ممکن</p>
<p>۵۴۹ کیا کیا نواز زمین میں کیا کیا نواز شکل وہ کونسی ہے جو کرتے نہیں نواز قانون میں بھی سوال کسی کا کیا نواز اور شکر کی حدیثوں سے پوچھی اور نواز</p>	<p>۵۴۶ یوں امت رسول پر فوق ترقی حق صبیح شہیدین پر تار و پاپ کا کلمہ مصطفیٰ سے علی کو کھلی جا روشن ہو یہ دلیل نہیں حق مطلقا</p>	<p>۵۴۵ میرے لیے کونسی ہے رسالت کا شرف میں اور میں پر فضیلتیں مجھے ہی ہیں کہ یہ کہ مجھ سے اس نے بڑا اور کیا میرے لیے نہیں اس کوئی مجھ سے اور کیا</p>
<p>شیخوں کے پاس اطہر چپ لڑ لڑا لینگے حضرت تب اونکے ہاتھ پر لنگو آئینگے</p>	<p>اس طرح مصطفیٰ و علی کا ظہور ہے دو آنکھیں جس طرح ہیں اور ایک نور ہے</p>	<p>نبی جی مجھے نہ مالک روز جزا علی زوجہ علی کو فاطمہ سی پارسا علی</p>

<p>ادرجال ای عبادت حیدر کا جو حکم خدا سوار نہ گذر تا تھا کوئی دم بہرہا تھا جب نماز وہ شاہ نشین ام خون خدا سے کا پنا تھا سر تو قائم</p>	<p>مخبر نامیوں کا رون کی نصیب کیا کز اقا بان کے رطبیں تو خط مصفا تھا جو ازل سے شفیقہ ذات کیا ہوئے ہی خلق مجاہدہ بوجہ یوں</p>	<p>پہلے سے صلیح صلیح علیل قدم زینب علیہ السلام جو علیل انکا نام خلق میں کوئی نہیں علیل وہ قائم شہت میں تو بارہ سبیل</p>
<p>اقوال کھایہ عباد سے میں دس خوشخصال کا ہوتا تھا فاطمہ کو گمان انتقال کا</p>	<p>ہمیت سے اہل کفر کے ہتیار گر پڑے کعبے میں جتنے بت تھے سب کہا پڑے</p>	<p>اب تو ہی دیکھ مرتبے شیر آلہ کے ایسے سپر کمان تھے رسالت پناہ کے</p>
<p>اروز روزہ کھتا تھا وہ نور علیہ ذکر خدا میں کئی کئی روز تمام شب دنیا میں تھی یاد کو نہ دنیا کی ہی طلب فراتے تھے یہ آقا وقت کا راز جب</p>	<p>صفت جناب نبی آجی حال ہے اس کا زبان زاطقہ دانشدال ہے انسان ہے او میں بے صفت نور اللہ ہے مستجمع جمیع صفات و کمال ہے</p>	<p>پاؤں سے بعد کمال عیان جسم اور کما میرا جسم جو ان کی قوی جان خون اور کما میرا خون جو ان کی عیان جسم نفسی علی کا خدا آپ ہی جان</p>
<p>میں کیا ہوں بندگی ہم می کس شان میں عاجز ہوں میں عبادت پروردگار میں</p>	<p>میں قدم سے کفر صنم بطرف ہوا کیا ذات لئی کہ کہے کو جس شرف ہوا</p>	<p>اوس کے سوا یہ رتبہ ہے کس کا جہان میں ہے آئہ مبارکہ حیدر کی شان میں</p>
<p>پوشاک نئی نہ او عزیز کہینہ ہوں سو وہ بھی ایسے تڑا کہ ہو گا وہی فن دیا گیا کبھی نہ قائم تمام سببوں با انتظار کہ تھا یا خوف بود</p>	<p>فاق نے اپنے نور سے کیا اور اقل جہان سے پاک رہ کر کیا اور عالم میں اپنے علم کا در کیا اور اوس نے یہ پروردگار کی علامت کیا اور</p>	<p>کیا ذات تھی ان کی کہ کیا تیرا بڑا قرآن میں جس کا وصف کہ حضرت اور ہوئی انہیں جس عبادت جو ہے یہ علی کا محمد با پناہ</p>
<p>جب خانہ خدا میں عبادت کو جاؤ تھے ہاتھ پر عضو بدن ٹھہراتے تھے</p>	<p>جس طرح لاشریک نہ حق کی ذات ہے وہی سی ہی ہم مثال یہ علی صفا ہے</p>	<p>بخشش گناہ گاروں کی حیدر کے پاس ہے مختار کار خانہ حق اوس کی ذات ہے</p>

<p>۵۶۱ زبان دانے غلق تو اچھڑو دھارم لیکن تک کو کھا اس تھا جان چین ام بھون کو کھانا تاریا تھا جا بی تمام کس لطف سے غم فوجین سے ہو پورا</p>	<p>۵۶۲ ملتی تھی تیرا بے کنٹی جو وقت شام رائون کو بیکے اور کھانا کھانے کو طعام اندر نہیں اور غریب نہیں لطفات تمام فریضے جو پورا تھا پورا کا پورا نام</p>	<p>۵۶۳ افتاد کا یہ تھا کہ نہیں جسکی انتہا اب بسنے مر تھی اسکی خاوت کا اجرا آنتھی کہ سے میں سبیل کی کھلا سدا راج ملک کی جسکی غمی میرا</p>
<p>۵۶۲ بزنان جو طعام بھی ناگوار ہے دنکو تو روزہ دار تھی شب نذر ہے</p>	<p>۵۶۳ کیا پوچھتے ہو عبد خدا سے قدیر ہون جس طرح تم فقیر ہو میں ہی فقیر ہون</p>	<p>۵۶۴ کون ادس ولی حق سما تھی بوجہان میں جسے قطار اد تھوں کی کشتی اک ان میں</p>
<p>۵۶۲ تار بیت سے ہو کے نہ کہا کبھی طعام ہر خدیا پار شاہ در عالم تمام لیکن تک کو کھا تو تے جان چین ام</p>	<p>۵۶۵ کہ پوچھتا کوئی کہ کسے آپ کا مکان کہتے تھے نسبتاً تو پوچھتا پوچھتا مکان کسے کسے سو نہیں اپنا کوئی مکان کیا تاک کہہ بنا کوئی زار یا مکان</p>	<p>۵۶۶ سبیل سے غریب کی یہ نہیں جسکی کہ اور وہی وہی ہے پوچھتا پوچھتا قہر ہے سب کیسے کہہ گئے تارہ و انصار جو کے کو جلیب کیا اور عجب با و جار</p>
<p>۵۶۳ غم بیکسوں کو حال پہ کہا نہ سے کام تھا جو کون کو آپ جا کے کھلا نہ سے کام تھا</p>	<p>۵۶۷ پابند کچھ نہیں ہوں کہ تیکے پہ سر ہے وہ پھر جہان زمین پہ جگہ پانی مر ہے</p>	<p>۵۶۷ عرض ادس نے کی جناب امام کبار میں میں روٹیاں شتر یہ شتر میں قطار میں</p>
<p>۵۶۳ جب بلیت سامنے لکھا گیا لڑتے لڑتے کے کہا تو شتر خدا کو نہ بارتے اک قوس ان جیسے زیادہ نہ لڑتے بڑا کوئی ضرورت روز لڑتے تے</p>	<p>۵۶۸ کیساں تھا او کو سنا نہ خیرت کو تین اتنی اس کہ نہ ہی رہتا تیرا تین سو جو کس سے ہوتا تھا پوچھتا پوچھتا کہتا تھا کس کا رنگین ہوتے تین</p>	<p>۵۶۸ قہر ہے سب شتر خارا کیا کلام تھارت کر وہا سے جوار ص طعام افس اور سسٹکی اداد نہ تھو قدم ہی ام جب وہ چلے تو چلے پوچھتا پوچھتا</p>
<p>۵۶۴ اس خوف سے ہر دل مر ایتیا بند ہون میں کہاؤں اور ہو کوئی بہو کا دینے میں</p>	<p>۵۶۹ قربان ہو ترا بے کے اس نام پاک پر مسند کو ابھی چوڑے کے سوتے خاک پر</p>	<p>۵۶۹ فرمایا اگرچہ کم ہے یہ میری گناہ میں دے سب قطار اد تھوں کی خالق کی گناہ میں</p>

<p>۱۷۷۷ کونہ پروردگار کا نور ہے ہوتے وہ جو مومنان غفور ہے میں اگر نہ رہے تیرے سے اس دن جہنم ہے جو کہ یہاں سے اس دن</p>	<p>۱۷۷۸ افکار کرنے پائے نہ تو باخبر نہ تو غافل یہاں سے وقت تمام ہو کر کیا سائل کھینچنی زمان جاوے اور باقی وقت کمال</p>	<p>۱۷۷۹ اور دریا اگر ہوا اور تون سے کیا بار بوجھ سبب علی سے تو یوں اور ہوا بار حضرت کا جو درو خواہ ہے کھینچنا</p>
<p>۱۷۸۰ ہاتھوں میں زخم تیغ و سنان تن پر کیا نہیں بیٹیا ابھی بہت تھیں صدمہ اور مٹا نہیں</p>	<p>۱۷۸۱ ہمارے تیسرا کہ وہ آیا اسی طرح پھر پانچون صاحبوں کھلا یا اسی طرح</p>	<p>۱۷۸۲ ہے خون اسکا کہ میں تم کس شمار میں جھکو نہ جھکتے کہ میں اس مظاہر میں</p>
<p>۱۷۸۳ کب تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے لڑتے کہے گا کہ اسی پر تیرے تیرے نہ کہے جب علی سے کہ لڑتے تیرے تیرے کیا کہے حسین کی بات تیرے تیرے</p>	<p>۱۷۸۴ بسن و تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے اور جو تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تھا ہاں کا حضرت کی زرات تیرے تیرے قانون تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۱۷۸۵ اور دن ہوا اور تیرے تیرے تیرے تیرے مولانا تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے سائل کا زور ہے ہوا لاکھ تیرے تیرے</p>
<p>۱۷۸۶ اسکی اگر سنگی سے مڑول ہیں دوہی آنکھوں میں حلقہ پر گویا میں رنگ روہی</p>	<p>۱۷۸۷ مشکل تھا بولنا حسن تلخ کام کو بخش آتے تھے حسین علیہ السلام کو</p>	<p>۱۷۸۸ میں فاقہ کس غریب ہوں تم حق کو تیرے تیرے حاضر ہو کچھ تو دو کہ یہ محتاج میرے تیرے</p>
<p>۱۷۸۹ چونکہ کچھ کہیں ہیں تیرے تیرے تیرے باد سے رہا مانگتے ہیں تیرے تیرے تیرے اس صبر تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے جھوکا یا جا رہے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۱۷۹۰ کب تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے اور جو تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے اور تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے لگنا تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۱۷۹۱ اس صاحب کو تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے وہ روٹی اپنے حصے کی سائل کو تیرے تیرے نیت تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے دوسرے اپنا حصہ تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>۱۷۹۲ کیونکہ خدا انہو کا خوش اسکی باتوں سے سائل کو روٹی دوڑ کے دی تھی ہاتھوں سے</p>	<p>۱۷۹۳ راحت ہے راجت میں جو ہمیں تیرے تیرے تیرے ہوتے ہیں جو تھی وہی ہو کہوی تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۱۷۹۴ پانی سے روزہ ہوا مشہ ذوالفقار نے ناسے میں کافی رات ہر اک روزہ دانتے</p>

رشید میر انیس

جلد ہفتم

<p>۵۸۱</p> <p>جبریل سے پیڑوہ مجھ سے جیسا دراگاہ حق میں شکر کا سدا اور کیا خود غرضی سے سوخ ہوا دم تھکا کھل کر زمین پر کبھی نہیں پڑا</p>	<p>۵۸۲</p> <p>بچوں کا حال دیکھ لے کر دل کیوں ڈبا رہتا تھا سے کہ اور تو ہر پہل مچھلے تے آج کیوں تین بیویوں کیوں روداد سب علی نے کجا دیوں کیوں</p>	<p>۵۸۳</p> <p>تیرا سے شب بیدار کیے کہنے مرقا صابر حسین جاوے پو پو سوا میاں کو روٹی دینے کا اسے بھی کیا سروسے کا حق کی راہ میں کیوں نہ لڑا</p>
<p>بندے پہ کیا عنایت پر درد گارے یہ ایک مشت خاک کاغذ و وقارے</p>	<p>تم سے رہی نہ تاب شہہ مشرقین کو روئے گلے لگا کے حسن اور حسین کو</p>	<p>جبر اسکا نابہ چشم ہر اک کو رو لائے گا یہ وہ ہے تین روز جو پانی نہ بکے گا</p>
<p>۵۸۴</p> <p>میں کیا نہیں مجھ سے کونسا ایسا بھول بھوکا اگر رہا تو نہیں حق کا محل بختا اوستی سے جب کہ آیا نہیں خال لا اتمنا ہے حوت محبوبہ لہر خال</p>	<p>۵۸۵</p> <p>خیر فاطمہ کو جانی سے لیکو یہ کیا اور میری فاطمہ کس نے جانی سے کیا سنا ہوں تین دن جو کھا نا نہیں انہوں نے جو محل سے تین بیچرے</p>	<p>۵۸۶</p> <p>وایا جاگرتے کہ اسے نذر الجلال میر حسین بوجے ہوا بیتہ ہر مال فاتحے سے تین دن کی صحت زیوال نہرا سے اب تو کھیا نہیں جاتا سجا حال</p>
<p>دس سکتا تھا میں رزق پیتم و امیر کو اوسے دیا تو میں نے کھلایا فقیر کو</p>	<p>پھر بولے اسے خدام سے فرزند تو میں فاتحے سے تین تین دن انہر گذر تو میں</p>	<p>بیون کی میری فاطمہ کس نے پر نظر کرو یہ مجھے ہو کیا رسول خدا کو خبر کرو</p>
<p>۵۸۷</p> <p>بخت اور جندی یہ سجاو اور جندی فاقون میں کجا جو بوجی طاقت اور جندی وقت اور ہی نے بخشی شجاعت اور جندی اس عبد خاں کس کو عزت اور جندی</p>	<p>۵۸۸</p> <p>تو میں طعام کے حقے سیدنا نام جائے جبریل امین با صد احترام آیات ہل اتے کو دنا اور بے کلام رضی اور تھی سے بہت زور کلام</p>	<p>۵۸۹</p> <p>تیرا کہ میری تحین علی کی مجال زار تشریف لائے اور میں جوب کرب کار تھیکم کو جی کے اوسے شہادہ و فقار کیا پیچھے باقون تقابست ہی فقار</p>
<p>لطف و کرم نے محرم راز حنفی کیا اپنے حبیب کا منہ اوسے وہی کیا</p>	<p>فاتحے کے جو راہ خدا سے قدیر میں آیا ہے سورہ میں جناب امیر میں</p>	<p>زار و کینف بنت رسالت پناہ تھی فاقون سے دو نو بیٹوں کی استہارہ تھی</p>

اشیر انیس

جلد ہشتم

۵۹۵
اوستے سایہ سخاوت جید کا جو کین
عالم چو کہت اسد اللہ ہے عیان
مشہور ہے وہ نام بیخبر زمان
سین فتح اہل کفر کی کیا زبان

۵۹۱
بدر خمین کو بے مضرت تراخا
ہر جگہ میں علی نے جو کئی کیا بود
دست خدا کا داری سے ہوا اندر
س او اٹھنے لست پر اٹھا

۵۹۲
مشہور ہے جہان میں جگہ جگہ
حبوت اہل کفر کی کثرت ہو حال
فتح رسول ہاگ میں ہے جلیل
مجیب ذوالجلال کہتے ہیں جلیل

جتنے دلاوران جہان اور دیر تھے
شیر خدا کی مزبکی دہشت سوزیر تھے

برتن بھی ذوالفقار کی قاطع دل ہے
ابتک دو نیم جس سے پر جبرئیل ہے

پھر کہ ادھر ادھر جو نظر کی عتاب میں
عزاز علی کسی کو نہ پایا رکاب میں

۵۹۵
خیرین خیرین خیرین خیرین
کس اور سے علی سے حسب پیمانہ
خیرین خیرین خیرین خیرین
کس اور سے علی سے حسب پیمانہ

۵۹۵
بارہ میں کی عین قوت کا
خیر کا اور کھار لیا اور کیا پیر
دعا سے کنت میں اہل تاریخ و غیر
جاوید میں کا حلقہ تہا بقا و ن کا

۵۹۵
اعلیٰ یہ تھا جو کہ سب سے بہتر
تھی ماہ تین کی کوئی آنا تھا تو تین
دیر سے علی کے کوئی آنا تھا تو تین
خیرین کو بارے تھے سنگل کین

جوش و خاشاک عاشق رب جلیل کو
دو کر کے او سکو گانا پر جبرئیل کو

شیر خدا سے زور امامت دکھا دیا
خندق پیریل نہ تھا سو سوسیل بنا دیا

زخمی جو یک یک اب مچر مٹا ہوا
دورن دہن سے گوہر دندان جہا ہوا

۵۹۵
کس کی ذوالفقار کا تین کی
خون سے حرف کشینے چاہو تین
ہر دم کے میں ذوالفقار کی
بیجا نہیں علی کو سوا کی ذات

۵۹۵
اوس میں کی ذوالفقار
تکبیر کی ذوالفقار
قائم ہوا تین ذوالفقار
پوستے جی اور اچھے بیوی ز مہار

۵۹۵
اودھون میں جب ہو تین کی
تاؤ پر بارے آپ کیا غم کا زار
اوسد منہ منہ تھی ذوالفقار
سینہی خدا سے خیرین

اغواق کہ نہیں ہے یہ تشبیہ جسکے
قالہ ہر اوس سے کہ خدا نے فرمایا ہے

خیر کا در ہے دوست امام جلیل پر
قائم ہین دہ لون پاؤں جبرئیل پر

دہشت سے الزمان کی فلک تک خدا کی
کھاؤ زمین زمین کو تہہ تہہ اگلی

<p>۵۹۳ اچھا ہے بجائے یہ اسوہ کما خطاب ڈیو سے زبان میں سوا سکو کر ہی بول سب رنگوں سے زور دینے کی بجائے ترسے ہوئے سے اسے نام لگے حساب</p>	<p>۵۹۴ اسی نظر جو فرج اول خلی شان اوستے بجائے بچے کو کھلا اور نشان سفا مستعد سے بیرون تو ان آگے بڑھا جو میں ہی سوچے جوان</p>	<p>۵۹۵ بچے کو فرج و فرج و فرج و فرج بچے کو فرج و فرج و فرج و فرج اگلی ترسے فرج علی فرج بچے کو فرج و فرج و فرج و فرج</p>
<p>کی عمر من مصطفیٰ سے کہ کیا انتظار ہے بندہ رضا کے حرب کا امیدوار ہے</p>	<p>مشہور خلق مہر کہ آرا سے رزم تھا محبوب حق کے قتل کا کافر کو غم تھا</p>	<p>شہرت خدائی جرات و ہمت نشارتی لاسیف و لا فتا کی فلک پر بکارتی</p>
<p>۵۹۶ کی طرف تازہ پورے تیرے شہنشاہ محبوب حق سے بیرون کا وار تیرے سفا فرج مگر کج سلکان سے طرف کی کجا بھونچا</p>	<p>۵۹۷ رکھے ہوئے تھا فرج کان فرج بین زور تھی کا زور سے تہا گار تھی شہت سے کی تھی کج تھی بیچ میں کہ کوہ سے گار</p>	<p>۵۹۸ آتے تھے کفر فرج فرج دیا و حرب جاپوت آتا تھا فرج فنا تا زود الفقار کا اور کفر فرج فرج کو بچھا تھا فرج الشا کا زور</p>
<p>سر بر نہ ہو گا کوئی جوان اس جوان سے نکلے گی زود الفقار نہ جب تک بیان سے</p>	<p>سب گھوڑوں ہی بلند تو ہی راہوار تھا اک بو تھا کہ کوہ کے اوپر سوار تھا</p>	<p>آئے نظر نہ وہ جنہیں غم مصاف تھا حکم نہ ہو چکا تھا کہ میدان جان تھا</p>
<p>۵۹۹ اپنے بچے ابیدہ ہووے شاہ کج پہنائی ایمان کی زور اور کج لہوون سوا بچے باندی ہووے کج</p>	<p>۶۰۰ پہنئے تہا اور فرج و فرج احباب مصطفیٰ سے فرج و فرج تھا اللہ شان رسول کا جو فرج صفائی کجا اور کج و فرج</p>	<p>۶۰۱ خفت میں فرج ہوئی مصطفیٰ خفتی بن عبد و کی شجاعت فرج و فرج مشہور وہ فرج شجاعت کا تھا فرج جو بار سے سافدا آتا تھا اور فرج</p>
<p>حفظ خدا علی اولیٰ کی سپر ہوئی قبضے میں زود الفقار کلید ظفر ہوئی</p>	<p>طاری تھا خوف فرج پہاؤ کو بیان سے سکلانہ کوئی جنگ کو اُس پہلوان سے</p>	<p>منہ پیر تانہ تھا وہ کسی کارزار سے لڑتا تھا میر کے بین اکیلا ہزار سے</p>

<p>۱۱۱۱ حضرت علیؑ کی بیعت کا وقت تھا کہ آپؑ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے لئے اللہ کی قسم لی ہے کہ تم میرے لئے جنت کی دروازے کی مانند ہو گے۔</p>	<p>۱۱۱۲ حضرت علیؑ کی بیعت کا وقت تھا کہ آپؑ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے لئے اللہ کی قسم لی ہے کہ تم میرے لئے جنت کی دروازے کی مانند ہو گے۔</p>	<p>۱۱۱۳ حضرت علیؑ کی بیعت کا وقت تھا کہ آپؑ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے لئے اللہ کی قسم لی ہے کہ تم میرے لئے جنت کی دروازے کی مانند ہو گے۔</p>
<p>بیٹا بیہون یہ میری دعا ہے کہ تم میری دعا سے بچو۔</p>	<p>خادم کوئی جلو میں آتا نہ زہوار تھا</p>	<p>حمید رہون ابن عم رسالت پناہ ہون</p>
<p>۱۱۱۴ حضرت علیؑ کی بیعت کا وقت تھا کہ آپؑ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے لئے اللہ کی قسم لی ہے کہ تم میرے لئے جنت کی دروازے کی مانند ہو گے۔</p>	<p>۱۱۱۵ حضرت علیؑ کی بیعت کا وقت تھا کہ آپؑ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے لئے اللہ کی قسم لی ہے کہ تم میرے لئے جنت کی دروازے کی مانند ہو گے۔</p>	<p>۱۱۱۶ حضرت علیؑ کی بیعت کا وقت تھا کہ آپؑ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے لئے اللہ کی قسم لی ہے کہ تم میرے لئے جنت کی دروازے کی مانند ہو گے۔</p>
<p>شہر مندی بنی کو نور سے اسکو جہانہ پچھو اسے رسول سے</p>	<p>در حق سے در پے جنگ جہل تا انتظام دین بنی میں خلل نہ</p>	<p>اوس ضرب سے دویم علیؑ پر مہر لگا جو زخم چین خون ہو تر ہوئی</p>
<p>۱۱۱۷ حضرت علیؑ کی بیعت کا وقت تھا کہ آپؑ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے لئے اللہ کی قسم لی ہے کہ تم میرے لئے جنت کی دروازے کی مانند ہو گے۔</p>	<p>۱۱۱۸ حضرت علیؑ کی بیعت کا وقت تھا کہ آپؑ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے لئے اللہ کی قسم لی ہے کہ تم میرے لئے جنت کی دروازے کی مانند ہو گے۔</p>	<p>۱۱۱۹ حضرت علیؑ کی بیعت کا وقت تھا کہ آپؑ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے لئے اللہ کی قسم لی ہے کہ تم میرے لئے جنت کی دروازے کی مانند ہو گے۔</p>
<p>دنیا بہت ذلیل ہے اسکی نگاہیں جان اپنی صرف کرتا ہی حق کی راہیں</p>	<p>ماحق تو جان دینے کو آیا ہے پھر جبکہ دوستی ہے مجھے میرا ہے</p>	<p>آنا تو منہ سے فوج کو نکالا غضب ہوا ثابت نہ ایک پر تھا کہ ڈوڑھے کب ہوا</p>

<p>۱۱۸</p> <p>کسی کی غیبت سے جو بیان کی سزا محبوب حق نے شکر کا سجود ادا کیا صبح الایح کے لیے زینت کا غیب علی کی آواز تو تعریف کی</p>	<p>۱۱۷</p> <p>اسے موندنا شجاعت ہے کائنات چل کمال تھا صبر و شکر میں ایسا جو مختصر ذیابے جیکو اظہر ہے اگر مجھ کو بوجھال حق و تقے سے غیبیہ اگر کو بوجھال</p>	<p>۱۱۶</p> <p>جو جاہ سے تعلق کرتے تھے اب میں شیخی راویہ نہ چھوڑا کہ ہر سے سے شیخی عزیز نے سے میں جو کبر استغناء تھا میں کیا اردن اور کبر میں شیخی</p>
<p>۱۱۹</p> <p>کس بیخ میں یہ ضرب ہر کس میں زور گردہ پر تہنیت کا فرستون میں شور</p>	<p>۱۱۸</p> <p>آزار پہو بچے خلق سے راحت کو دین گئے تھو چند نخل باغ نذک کے دو چین گئے</p>	<p>۱۱۷</p> <p>شعلین کو ہم تو آتش دل کے پھیلائی گئے اور اہل نار گھر کو ہمارے جلائی گئے</p>
<p>۱۲۰</p> <p>اتنے میں فتح کر کے پورے جہاں والا قدم پر آپ نے صدمہ کاسر حیدر کو پیر کر کے لے لے لے لے لے نہا ہی یہ حدیث زبان سے جاری</p>	<p>۱۱۹</p> <p>دوست کو مصطفیٰ کو علی کریم زینت تھیں فاطمہ زینت میں بابا کو پیار پہنچنے سے دو وزن مگو کے گلزار اور کے ساتھ رفتی تھی یہ جگہ گلزار</p>	<p>۱۱۸</p> <p>رونی تھی کہ میں بابا کو پیار جہاں سے تھی علی پندار تھا اور تھا عالم دین میں شکر کہ کھوڑی تھی فراقت سے علی کو اور انھیں سے پیار</p>
<p>۱۲۱</p> <p>جس سے خدا نوسنی ہے علی کی وہ ہے افضل عبادت دو جہان سے یہ ہے</p>	<p>۱۱۸</p> <p>مام تشین تو گھر میں وہ باب علوم اتنا اور خاصوں کا وہ ہے علی کے پوم ہوتا</p>	<p>۱۱۷</p> <p>کہیں چون کا اب خدا کی قسم وہ اظہار کو میں کھوڑے تے نذر کا جی کے فرار کو</p>
<p>۱۲۲</p> <p>ایا نظر جو زخم سے تھو علی پہی سے او سکوں باندھ کر کربت شیخی فراقت میں آہ کمان پر نکالو شیخی بھی اگر کیا جب تھو جیکو میں</p>	<p>۱۲۰</p> <p>عالم چاہتے تھے یہ درد کی دلدلیا اگر سے باہر سے یہ سرم مصطفیٰ کہ تھا کوئی اور کوڑا اس دم نہیں درد از حال کے جلا دو قبل کا</p>	<p>۱۱۹</p> <p>میں جہاں فاقہ تھو جہاں اوس سے پورے نکھو لے پورے کربت چلائی تھی انھیں سے پھالی بھید کیوں کھوڑے پورے جہاں</p>
<p>۱۲۳</p> <p>رہے گا تو جو خانہ پروردگار میں ترسے گی میری روح مقرر میں</p>	<p>۱۲۱</p> <p>جلدی پکڑے فویش پیچر کے چلو رستی گلے میں ڈال کے پورے چلو</p>	<p>۱۲۰</p> <p>ایذا نہ دوسے پدرا ناتوان کو ترسے سے کیوں نکالتے ہو باہن کو</p>

<p>۱۲۰ اعزازت سے دین کے جلا جانی کا کلمہ بلوٹے فاطمہ پر گرا یا ستم سے در بھلائے توتوں سے کچھ شکر نہیں مگر شکوہ کیا نہ یا شکر کھانا ذوالفقار</p>	<p>۱۲۱ اس آدھ کے اگر تیری زہر سے جان مسن تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے باندہ اسن سے کس کے گلو تو با ما تیرے کروالا مصطفیٰ کو زہر سے کچھ جان</p>	<p>۱۲۲ وزیر اور وزیر کے کلمہ سیم و جان سوتھی ہوئی ان کی تیرے تیرے تیرے جلا تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>کیا کیا نہ شیر حق پہ مصیبت گذر گئی بی بی بتول سی اسی ہر تیرے تیرے تیرے</p>	<p>زہر اکا رنگ چورت کو صد سے جو زہر داتا بستر پہ لوٹتی تھیں یہ پہلو میں درد داتا</p>	<p>یہ کس کا کلمہ ہے آگ سے جو جلا سے ہو ما تم تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>۱۲۳ اس پر جی فاطمہ کی کچھ تیرے تیرے تیرے گذری تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے سجبت تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے قتل تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۱۲۴ تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے سوار سے کی تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۱۲۵ تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>پایا جو مجھ بندگی بے مین از مین تلوار روزہ دار کو ماری نماز مین</p>	<p>پیٹا جی مین سوئے کہان ملک پاد مین گرتے جو سی کے رکھے مین کو میناؤن مین</p>	<p>آزاد روزہ بنت رسالت پناہ کو خبر سے بجا فودنگی مین تیرا کہ کو</p>
<p>۱۲۶ تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۱۲۷ تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۱۲۸ تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>تہلا دیو یا ہو مین شہ ذوالفقار کو فرصت ندی نماز کی اوس روزہ دار کو</p>	<p>حشر مین ملک با تون کو اوپر آٹاؤنگی یہ پو شکستہ خدا کو دکھاؤن گی</p>	<p>یہ شکر سے خوف خدا ہی بہلا دیا دروازہ فاطمہ پہ شقی نے گرا دیا</p>

<p>۱۳۱۳</p> <p>قذو موبہ ہر کلمین کلکے کو تو تھے بیان توئی بس اب ہوا کی کو لائے بابا جان ناچار سے سر پہ جیتے ہیں اور زبان جاوے گی صلیب تک نسل کے کھین لگان</p>	<p>۱۳۱۴</p> <p>چوچ گونش حضرت تڑپنے پھندا رو کر جناب شہ پر شہ پیر سے کہا جاؤ خدا کے واسطے مسجد تارکے ذرا کہتا ہے کوئی پوچھتا ہا لافا</p>	<p>۱۳۱۵</p> <p>عجب عین نطق کا دیا پورا پورا اکابر کا شہ کے مسجد کے باہر دور ابلالو کہ ہوئی محراب فون سے تو کراز لہ سا بس پورا نازل تین</p>
<p>بیٹوں کو قید غم سے چھڑاؤ تو خوب ہے ساتھ اپنے بھوکے لیتے ہی جاؤ تو خوب ہے</p>	<p>کس نے کیا شہید امام محباز کو بابا ابھی تو گھر سے گئے تھو نماز کو</p>	<p>گرد و بند جبریل پکارا غضب ہوا سجدے میں حق کے قتل امیر ہو ہوا</p>
<p>۱۳۱۶</p> <p>طبع سے پیلو کہ روز خورشید فریب کی تھی نہر غارین کے زور باغضیب کی غم سے کھینچیں کہ لہجہ ہے</p>	<p>۱۳۱۷</p> <p>دور سے اپنے جانے چھین دیکھا کہ فون میں تو تھے شاہ نشین سجدین اور عرویا نمازی اور نشین انہا پھینکے گئے زور سے</p>	<p>۱۳۱۸</p> <p>افلاک پر بلاست غنیمت ہو بیان اتنی حق صاف قوم نبی جان کی خان اک شوق تھا ماجور اضا کاروان سیرت پیٹ کر کچی کر تھے سب بیان</p>
<p>ہم سے پد پکار کے مسجد میں وہ زمین سہنگے ڈاڑھ میں مار کے مسجد میں وہ زمین</p>	<p>غم سے کلیجے دونوں کو سینے میں چٹکے چلا کے بائے بابا کہا اور لپٹکے</p>	<p>پائین گئے اب کہاں شہ بد رہ زمین کو ہے کیا یتیم حسن اور حسین کو</p>
<p>۱۳۱۹</p> <p>فترت کے زخم ہوا کی پوچھی ہوئی ڈوڑھی سے جھانکا تو تڑپنے پھندا ایک ایک سے کہتی تھی سب نے سجد سے میری آپ کی لادو کوئی</p>	<p>۱۳۲۰</p> <p>دو دن کو کٹے ہوئے حیدر سے کہا ادا لاؤ نہ زور دو پورا تا سوسہا دنیا کے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ آج ہی کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۱۳۲۱</p> <p>اس زور سے شقی نے اگلی تڑپنے دو کڑے ہو گیا پورے کتا جین خون میں تڑپ رہا وہ دلا وہ زمین تین ہر آسمان تڑپ رہا زمین</p>
<p>تلوار کس نے ناری شہ مشہورین کو کس نے کیا یتیم حسن اور حسین کو</p>	<p>راحت کا سامنا ہے الم سو فرخ ہی اگر ہے تو بس تمہاری تھی کا داغ ہی</p>	<p>گھر میں خدا کے مہم پر یاد و آہ کی تھرا رہی ہے گور سہالت بناہ کی</p>

<p>۱۳۲</p> <p>کوڑا بجا تو گھر سے سدا سدا تو باجان ہو سب ابا جی تو کتنے مٹھے مجھ میں ازان کیسا ستم ہوا مرے بابا بچا گمان گر تانہیں زین کیوں پھینکے تھماں</p>	<p>۱۳۵</p> <p>فریاد ہے کہ فغانہ زہم اہم تباہ زحی کیا وہی محمد کو کہے گناہ یہ کہنے لایا لاش کو پھر جو باگاہ حضرت کی اخصیں تہنیں کرتے تھماں</p>	<p>۱۳۸</p> <p>طارد کو صوصین جوانی نہ جنت فاطمہ بن ہند کے لئے تھے یا شہد جب چاہا بدن کو پھینکے تھماں بلوہ دیکھتے ہیں حکام کو تو تار تار میں عذاب</p>
<p>کس سے کہوں بنی نہیں ہم اچھا کہانی ہو مارا مرے پیر کو خدا کی دودھائی ہو</p>	<p>خون میں مباح تھی سرخ براحت میں دکھتا ماترہ عرفان رخ پر لزر زرد دستا</p>	<p>خادم امیدوار ہے اسکے جواب کا آدم کا مرتبے سے سوا یا جناب کا</p>
<p>۱۳۳</p> <p>بے پرواہی تو تھما فغان سناج رتی گلے میں ناز و حکم چلا چکے دروازہ فاجو کے کھلیں گے چھو تو بل یک پین کیا رو لایا</p>	<p>۱۳۴</p> <p>سکھڑوں سے پورے تہنیں جو تھما دیکھتے تھما کر کے دلا سا اور علی کتنے تھما کر کے صبر کیا پیر ادا زنا بہت سا تو تھما تھنیں ابا</p>	<p>۱۳۹</p> <p>مرد کو چھلکے شہ فرار سے دیا جواب آبا تو چھو گیا بجا شکر کرنے سے عذاب گندم کے کھانے سے وہ ہو مو و عذاب بیٹھے تھنیں کھانے سے اجتناب</p>
<p>مارا دغا سے فاقہ کش دنا تو ان کو چینی دیانہ ہاے مرو بابا جان کو</p>	<p>بابا کے بعد بہا میں کو تم میں رو دوگی جیتک جو ہوگی دو نو کے ماتم میں رو دوگی</p>	<p>فاقون میں شکر حق سے زبان کشا رہی مان جو میں ہمیشہ علی کی عذر رہی</p>
<p>۱۳۴</p> <p>زیب کہ بہا میں کز لاو غل ہی لاتے ہیں رتی باب کو سبیلین موصفا زینب نے نہ تے دیکھے کو کوں پہا تو تھما تو سبیلین بولک داک</p>	<p>۱۳۵</p> <p>حرف کے گزرجے تھے صا بابا وفا فزالتے تھے ہر ایک اے نشو بابا تھے وہی رسول کا تو تباہ بابا وہ پوچھتے ہیں جے جو پوچھتے ہیں</p>	<p>۱۴۰</p> <p>کلی عرق کے او سے کہ پاشا و انشا زینب زیادہ اچھا ہے کاندوز کا فرمایا جبکہ امت سرکش نہ کی جفا کہ حق میں تو کو فرخ سے صلیب نہ دجا</p>
<p>رود کہ ملک یہ کہتے تھے عش عظیم پر خیر شکن کو لاتے ہیں اے گلیم پر</p>	<p>علم میں ہمارے خاک رو بہن ادا ہو گے کل خوشی مصطفیٰ کو ز دنیا میں پڑے</p>	<p>باند ہا ستمگروں نے گلار سیمان سے مینے دعائے بدنہ کہی کی زبان سے</p>

<p>۱۵۱۳ اور دوسرے سید و شہزادوں کا پیر کانرا صاحب مرادین سے پرورد میر تقی میر کے ہیں یا بہرے یہ دونوں لعل مرثیہ کے ہیں</p>	<p>۱۵۱۲ جب پھر بھلا ہوا سو کا اڑنا موت سے پڑا سے یہ ہوا حکم کہ یا وہ ڈر گئے یہ تھا نسبت کا مقصدا غیر از خدا کسی سے کیجی نہیں در</p>	<p>۱۵۱۱ یہ کہتے تھے کہ شہزاد کو خوش پہرے کے کہ پاس ان کے زینت کے بہاؤ حسین لوگوں سے اتنا کو در گھر اپنے جاؤ وقت ملاقات ہو چکا</p>
<p>۱۵۱۴ سر دار اہل خلد بین عالی مقام ہیں نانا نبی ہیں باب امام آپ امام ہیں</p>	<p>۱۵۱۵ حیدر لقب ملا مجھے طفلی کے ہیں دوا و نگیون سے حیران ہوا ڈر کو ہیں</p>	<p>۱۵۱۶ آستے ہیں عشق پہ عشق شہ کو یوں مکان جی بھر کے دیکھنے وہ عین با با جان کو</p>
<p>۱۵۱۷ چراغ سے غرض کی غلام پیر قدربنی سوا سے کہ موت سے کا اقتدار زبان اون کو جب یہ ہوا حکم کہ کار فرعون پاس جب کے کہ حال</p>	<p>۱۵۱۸ عینے کو اور اپنے پوچھا تو لاؤ کیا ماد میں اون کی حضرت مہر می پاس جب وہ موقع محل اور عین کے ہیں ہوا آئی نہ تیب کی با با جان کو جا</p>	<p>۱۵۱۹ روئے ہو زور و زجاج کے شہزاد زینت بلالین کی لگی اور سے آزار بیٹوں سے تیب پیر کے گناہ و نقصان تو دم کے تیب کی ہر وقت نقصان</p>
<p>۱۵۲۰ کی عرض خوف یہ ہو کہ جیتا نہ اون میں گر حکم ہو تو بہائی کو بھی لیکے ہاؤں میں</p>	<p>۱۵۲۱ یہاں کوئی امر غیر عبادت روا نہیں طاقت کی یہ جگہ ہو دلاوت کی جانیں</p>	<p>۱۵۲۲ یہ شہ کے روتے روتے دم اونکا اور طے بارہ سپر علی کے قدم سے لپٹے</p>
<p>۱۵۲۳ جسے سول ایک ذبحہ کر ہی بات بات جا کے بل کہ عین پر سورہ بات تھے جمع ہاں بہتے منا و دیہات راہی جا بین حکم شہنشاہ کا تہات</p>	<p>۱۵۲۴ اور وقت آیا میری داد کو جس کی مادری داد کا کہے کی عین کی باب سے فاطمہ کو صدایہ کی زور آئندہ تو کہے عین کو اور</p>	<p>۱۵۲۵ روئے علی عشق کو گلے سے لگایا اور اتنا اون کے ہاں تو عین کی عیاں ہاں اور کس کی عین کی حکیم کے تھے سنا اور زور</p>
<p>۱۵۲۶ سورہ پیر ماہرات کا اس غوستان سے آئی تھی آفرین کی صدا آسمان سے</p>	<p>۱۵۲۷ مرچم سے مرتبہ تر اس دم زیاد ہے تو ہے کبیر خاص علی خان زاہد ہے</p>	<p>۱۵۲۸ پاس ادب سے باپ کو کچھ کہ نہ سکے تھے مان از کو دیکھتی تھی وہ شہ مار کا کتے تھے</p>

۱۱۶۱
 ام البنین قدم بگویا کو سیکر
 کی عرض باعلی و علی و ابی طالب
 عیاش سے فرما فرما قرآن کریم
 لڑی ہوئی غلام جو حضرت کا پورا مال

۱۱۶۲
 جہاں سے کہہ سہی میری نونال
 نہ ہے علی کا مال میری مصطفیٰ کا مال
 کہی ہوئی خاتم نبی کا خیال
 بسا لال احمد رسول کا اور مال

۱۱۶۳
 بیٹے ساری سپیان دنی تہن ناز
 اور تھے تھے خاک پر پیر گلخوار
 دولت تک علی سے نہیں پیر قرار
 ہر ایک کو گلے لگا دے تیرے بار

۱۱۶۴
 رہتا یہ خدمت حسن خوش صفات میں
 ہاتھ اس غلام کا نہ دیا انکی بات میں

۱۱۶۵
 پیش خلد بزرگ ہو رہتے حسین کا
 چھو کو بھی پاس رہتا اس عین کا

۱۱۶۶
 آنسو کبھی روان تھے کبھی لب پہ آتی
 اکیسویں شب آئی تو حالت تباہ تھی

۱۱۶۷
 ام البنین کو علی نے بھی بات
 دیا حسن کے ہاتھ میں یہ کینا
 شہداء سے پسر کا شہید خوش صفات
 عاشق حسین ہو عباس تکلیفات

۱۱۶۸
 خدمت ہی کیونہ حال میں حضور
 تو ایسے حالت ادب و خوراک اور
 دلیندہ فاطمہ کا ایسا لب و فہر
 جو اس کے دل کو دور دور قرار دی

۱۱۶۹
 ابراہیم سے چونکہ بیوی نہ کہا
 نعلون میں با تہیہ کیے تھکا و خورا
 آستے میں سر ویسے کونیت سے مصطفیٰ
 بیات کے غش ہو پیر شاہ ناز

۱۱۷۰
 شان بہاوری ہو ترے نور عین میں
 اسکا ازل سے ہاتھ مرو حسین میں

۱۱۷۱
 آقا کا ساتھ تادم مردن چھوڑ لو
 سب چھوڑ میں پر حسین کا دم چھوڑ لو

۱۱۷۲
 کچھ رات باقی تھی کہ جہان سے گزر گیا
 غل پڑ گیا کہ حیدر کرار مر گیا

۱۱۷۳
 عیاش کو بلا کے گلے لگا لیا
 ہاتھ اسکا دیکھتا تھیں پیر کے کہا
 اصلاح غلام تہن ناز ایسا وفا
 ہر جی طرح سے پیرا تھے میرا

۱۱۷۴
 چونکہ استجب بیویوں کو نہ سزا
 بیٹے کو حسین کو لڑا بیویوں کو
 پوچھنے کو بلانے یہ سلطان چھوڑ
 خبیثی کہی کہ نام تو تو چھوڑ

۱۱۷۵
 چونکہ کلمتین شوق قامت ہو حیان
 غرق تھی زمین لگا لئے آسمان
 چہاں تھے تھے گئے با تہا نہ و فغان
 بی بی سجان میں تھی بھی سپیان

۱۱۷۶
 آفت کا دن جو کچھ مقدمہ کہامی گا
 اس روز یہ غلام ترسے کام آگے گا

۱۱۷۷
 روز بزد معرکہ آرائی کیجیو
 پانی ہو اسپر بند تو ستانی کیجیو

۱۱۷۸
 واحد ستر تاک تخت امامت اول گیب
 پس آج نوز آل محمد کا گیب

<p>۱۶۹ بیون سے بڑا تار پون پون اور کوریکار کے آگے سن روکریا حسین سے نیل سے پون ریت سے تھانے میں ہی جا کر پون</p>	<p>۱۷۰ جاوت میں جو کوریکار سے تار پون دل میں جو کوریکار سے تار پون دال میں جو کوریکار سے تار پون تار سے جو کوریکار سے تار پون</p>	<p>۱۷۱ جو کوریکار سے تار پون کوتی خاک کے رخت ہر پانچاک ہو کوتی خاک کی پانچاک ہو کوتی خاک کی پانچاک ہو</p>
<p>۱۷۲ کوتی خاک کے رخت ہر پانچاک ہو کوتی خاک کی پانچاک ہو کوتی خاک کی پانچاک ہو کوتی خاک کی پانچاک ہو</p>	<p>۱۷۳ غلی تھا جتا رہا شہ مردان روان ہوا دیکھو ہوا پون تار پون روان ہوا غلی تھا جتا رہا شہ مردان روان ہوا دیکھو ہوا پون تار پون روان ہوا</p>	<p>۱۷۴ بہتر کا خوشی جو کوریکار سے تار پون پانچاک سے تار پون پانچاک سے تار پون پانچاک سے تار پون</p>
<p>۱۷۵ صدر سے باب کے دل کلمہ پون زیر کوریکار سے تار پون صدر سے باب کے دل کلمہ پون زیر کوریکار سے تار پون</p>	<p>۱۷۶ چلائی تھی جو نہیں صورت دکھائی تار پون شیراکہ قبر میں سونے کو جاتے تار پون چلائی تھی جو نہیں صورت دکھائی تار پون شیراکہ قبر میں سونے کو جاتے تار پون</p>	<p>۱۷۷ بایا رسول پاک سے ملنے کو جاتے تار پون ہم حضرت خیر پون کو نہاتے تار پون بایا رسول پاک سے ملنے کو جاتے تار پون ہم حضرت خیر پون کو نہاتے تار پون</p>
<p>۱۷۸ مولا کے عدل و داد کے مذکور ہوئے تار پون بازی سب کا ان سے تار پون مولا کے عدل و داد کے مذکور ہوئے تار پون بازی سب کا ان سے تار پون</p>	<p>۱۷۹ اتھا کوریکار سے تار پون ہم کوریکار سے تار پون اتھا کوریکار سے تار پون ہم کوریکار سے تار پون</p>	<p>۱۸۰ اک دوش پانچ پون کے واسطے اک دوش پانچ پون کے واسطے اک دوش پانچ پون کے واسطے اک دوش پانچ پون کے واسطے</p>

جمع تو تینوں اشاعتوں پر مشتمل ہے کہ ہر قسم کی مذہبی کتاب میں اور بعد میں نئی نئی مشروحات کی سید عبدالحمید سے تیار کرتے ہیں کہ ان کی گنج سے طلب کریں۔

۱۸۸۱
مکالمہ
مکتوبہ سید علیہ السلام کے بارے میں پورا پورا فقیر
ہم لوگ مہر کے لئے مہر سے اور
نہی کی جا رہے ہیں کہ اولیٰ کے لئے ہر ایک
کے لئے ارادت کو دیکھنے کے لئے ہے

۱۸۸۲
مکالمہ
اوقات میں بنانا تاکہ ان کی فہم
پہلے سے ہم پر سے اور مصیبت
دانت کوئی ازیت و کفر و کفر کا
ان میں بھی پہلی ہی با با بھی مر گیا

۱۸۸۳
مکالمہ
مراگنا ہون کے فخر کی بھی کہنے کے لئے
سے بیانیق سے گوارا اور حساب بنا
ہما زمین تو بنائیں خراب ہونے کو
بہا نہیں تو بنائیں اور ہمارا خراب بنا

۱۸۸۴
مکالمہ
کتنی حسین لڑائیں خلق سے وارت گذر گیا
چلائے تو ہم پر کہ باب آج مر گیا
بہا تھا کوئی اور کیا اور کھٹکنا
کے ساتھ کوئی اور کیا آج کے دن
م سے اب تو رتبہ کے لئے رفق میں
نہیں ہے چاہے اور ہی ہر زمین

۱۸۸۵
مکالمہ
بچوں کو تھامے ہیں جو مان باب ہوں زمین
کیسے بلک بلک کہ لال رو تو زمین
بہن گئی اور اس نہیں جانتے تھے
آج کے روز تو اس سے بہرہ
ماری ہو رہی ہیں علی بہرہ ہم
ہر روز وہاں تک کہ ہر روز ہم

۱۸۸۶
مکالمہ
بہا نہیں تو بنائیں خراب ہونے کو
بہا نہیں تو بنائیں اور ہمارا خراب بنا
پہلے سے ہم پر کہ باب آج مر گیا
بہا تھا کوئی اور کیا اور کھٹکنا
کے ساتھ کوئی اور کیا آج کے دن
م سے اب تو رتبہ کے لئے رفق میں

۱۸۸۷
مکالمہ
حاکم کے سر کا ہاج زلمے سے اور ہو گیا
باوی ہمارا آج زما لے سے ہو گیا
بہا ہون کے لئے اور کھٹکنا
بہا ہون کے لئے اور کھٹکنا
عالم میں کس کو تم میں بہا ہون
سکون اب نہیں نہا چاہتے بہا ہون

۱۸۸۸
مکالمہ
جاری زبان پر نہ کوئی اور حرف ہو
ہا جسی علی میں مری اور حرف ہو
بہا ہون کے لئے اور کھٹکنا
بہا ہون کے لئے اور کھٹکنا
عالم میں کس کو تم میں بہا ہون
سکون اب نہیں نہا چاہتے بہا ہون

۱۸۸۹
مکالمہ
بہا ہون کے لئے اور کھٹکنا
بہا ہون کے لئے اور کھٹکنا
عالم میں کس کو تم میں بہا ہون
سکون اب نہیں نہا چاہتے بہا ہون
عالم میں کس کو تم میں بہا ہون
سکون اب نہیں نہا چاہتے بہا ہون

۱۸۹۰
مکالمہ
مارا عین سے بیکسوں کے کار ساز کو
پانچنے اب کسان شہ بندہ نواز کو

۱۸۹۱
مکالمہ
جو آبرو کا ہے طالب کو کہ عرق ریزی
یہ کشش پہلی تب بچوں سے گلاب بنا

۱۸۹۲
مکالمہ
ترے سلام میں ہر مرتبہ کلاس لطف
ایسے نظم نمونہ میں اک کتاب بنا